## سوال

قضأ عمری قران وحدیث کی روشنی میں

## جواب

قضاء عمری کی حقیقت السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کیا نمازوں کی قضا کی جاسکتی ہے۔ اور قضا عمری کی کیا حقیقت ہے۔ اگر قران وسنت سے ثابت ہے تو اس کا طریقہ صحیح احادیث کی روشنی میں بتائیں۔ ؟ الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد! کسی شرعی عذر (سفر اور بیماری وغیرہ) کی بنیاد پر نماز کو قضا کیا جاسکتا ہے، لیکن اس میں کوشش ہونی چاہئے کہ جلد از جلد نماز ادا کرلی جائے۔ قضاء عمری کی شریعت میں کوئی حقیقت نہیں ہے، اگر کسی کی زیادہ نمازیں رہتی ہیں تو اس پر اللہ سے توبہ کرنا فرض اور واجب ہو جاتا ہے۔ جان بوجھ کر نماز چھوڑنا بہت بڑا گناہ اور جرم عظیم ہے، بعض اہل علم تو ایسے شخص کی تکفیر کا فتوی دیتے ہیں۔ ایسے شخص پر توبہ کرنا لازم ہے کہ وہ اپنی چھوٹی ہوئی نمازوں کی اللہ سے اخلاص کے ساتھ پکی اور سچی توبہ کرے۔ اور آئندہ ایسا نہ کرنے کا عزم کرے۔ امام ابن تیمیہ کے نزدیک جان بوجھ کر چھوڑی ہوئی نماز کی قضا مشروع نہیں ہے، بلکہ اس پر توبہ فرض ہے۔ شیخ صالح العثیمین نے بھی اسی موقف کو ترجیح دی ہے۔ اگر آپ مخلصانہ سچی توبہ کرکے آئندہ نمازیں پڑھنا شروع کردیتے ہیں تو اللہ سے امید ہے کہ وہ سابقہ گناہ کو معاف فرمادے گا۔ مزید تفصیل کے لئے دیکھیں فتوی نمبر(4108)

http://www.urdufatwa.com/index.php?/Knowledgebase/Article/View/4108/0/ ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب فتوی کمیٹی محدث فتویٰ